paper
Date: 27/4/21

عنوان۔ ابوالحسن اشعری۔

M.A. Islamic studies Se. I paper. 107 -
By. Mumtaz Alam

نام۔ علی بن اسماعیل بن اسحاق الاشعری:
کنیت۔ ابوالحسن:
ولادت۔ ۲۶۰ وفات۔ ۳۲۴ آباد شہر بصرہ۔ مدفون بغداد
آپ کی ولادت بصرہ میں ہوئی امام جوانی تک ابو علی جبائی کی درس
گاہ میں حاضر ہوتے رہے فکری اعتبار سے مذہب اعتزال کے پابند تھے
اور ۴۰ سال تک اس مسلک پر مضبوطی سے قائم رہے اس کی دفاع
بھی کرتے رہے بعد میں انہوں نے معتزلہ کے افکار کے خلاف محاذ آرائی
کی اور مکمل طور پر ان سے جدا ہوگئے اور نئے مکتب فکر کی بنیاد ڈالی
جو اہلسنت کے مطابق تھی جسے اشعری مکتب فکر کا نام دیا گیا اس
فکر کی تاریخ میں مناظرے اور مکالمے ہیں اور زبانی و عقلی بحث کی
تاریخ کی۔ اشعری نے معتزلہ مذہب کیوں چھوڑا اس کی مختلف
وجوہات بیان کی جاتی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ چونکہ معتزلہ
کا عقیدہ عقلی دلائل پر قائم ہے اشعری نے عقل کے بجائے قرآن و
سنت نقل کا سہارا لیا اور جب ہدایت ان پر آشکار
ہوئی تو اعلان کیا کہ "ہدایت" عقلی دلائل سے نہیں بلکہ قرآن
و سنت سے ہی مل سکتی ہے اور اعتزال سے جدا ہو گئے۔

اشعری کے نظریات: انہوں نے معرفت انسانی کی دو اقسام قرار دی
ہیں (۱) اکتسابی معرفت۔ (۲) ضروری معرفت
اکتسابی معرفت: اشعری نے اس معرفت کو قرار دیا ہے جو عقل نظر
اور استدلال سے حاصل ہوتی ہے
ضروری معرفت: جو عقلی طریقے سے نہیں بلکہ بدیہی طور پر حاصل ہو جیسے
بدیہی علم [illegible]

page 2
Date. 24/4/21

★ وجوب شناخت خدا:

اشاعرہ خدا کی معرفت کا سبب دلائل نقلیہ کو قرار دیتا ہے۔ اس لئے کہ انسان
مکلف عقل کی بنیاد پر نہیں حکم شرع کی بنیاد پر ہے اسلئے کہ عقل کو اس
بات کا شعور نہیں کہ انسان کے مکلف یا غیر مکلف ہونے کا حکم دے سکے۔

★ حسن و قبح شرعی:

عمل کے نیک یا بد ہونے کا حکم عقل کے اعتبار سے نہیں ہو سکتا کون
عمل نیکی کا عمل اور کون بدی کا اس کا حکم تو دلائل نقلیہ سے ہی ہوگا
ان حکم اور عمل یا نظریے و عمل کے درمیان حسن و قبح کا عقل فلسفی
ہو سکتا ہے مگر حکم حلت و حرمت کا معاملہ صرف ذات باری ہی کر سکتی ہے

★ موثق اخبار کے ذریعے شناخت:

اشعری فکر کے مطابق جو شناخت موثق اخبار سے حاصل ہو وہ بھی
بدیہی کی طرح ہے اور جس طرح حسی معلومات شک و شبہ سے
بالاتر ہوتی ہے اسی طرح معتبر اخبار بھی حسی شناخت کے حکم
میں داخل ہوتی ہے

★ غائب پر حاضر سے استدلال:

اشاعرہ کے نزدیک دینی عقائد میں عقلی استدلال کرنا حاضر اور موجود
کے ذریعے غائب پر استدلال کرنے کے مانند ہے یعنی عقلی استدلال
میں انسان محسوس امور اور اس جہان سے مربوط احکام کو جہان
کے غیر معلوم موارد کی طرف سرایت کرتا ہے

★ اشاعرہ وجود خدا کے لئے "برہان الفاظ صنع" اور توحید خدا کے لئے "برہان
تمانع" کا ذکر کرتا ہے

★ کلام الہی کو قدیم ذات خدا کے ساتھ قائم سمجھتا ہے

★ رویت خدا کے بارے میں اشعری کہتے ہیں کہ مومنین خدا کو اسی ظاہری آنکھوں
کے ذریعے دیکھ سکیں گے۔ ———